چوکھی یلغار کر رکھی ہے۔ انھیں پاکستانی ''اتاترک'' کے زمانے میں پالیسی سازی کے ایوانوں میں بڑی آسانی کے ساتھ رسائی حاصل ہوگئی ہے۔ یہ کام انھوں نے ''سب سے پہلے پاکستان'' میں کرلیا ہے۔ پاکستان میں ان تنظیمات میں ریڑھ کی ہڈی قادیانی گروہ کے افراد ہیں (جنھیں حکومت میں شامل طاقت ور افراد کی براہِ راست اعانت حاصل ہے) جن کے مددگاروں میں خاص طور پر عیسائی مشنری اور سابق نام نہاد کمیونسٹ شامل ہیں۔

زیرتبصرہ کتاب میں ان تنظیموں کا حقیقی چہرہ دکھانے کے لیے مختلف افراد نے اپنی مختصر یا مفصل تحریروں کے ذریعے نقاب اُلٹ دینے کی کوشش کی ہے۔ زیادہ تر اخباری و مجلاتی اور کچھ تحقیقی مضامین کا یہ مجموعہ بڑی بڑی کہانیوں کی سرخیوں اور بنیادی معلومات تک قاری کو پہنچا دیتا ہے۔ محمد متین خالد نے اس آکاس بیل کی نشان دہی کے لیے بکھری تحریروں کی تدوین کرکے یہ قابلِ قدر مجموعہ پیش کیا اور اس طرح ایک ملی اور دینی خدمت انجام دی ہے' تاہم اس موضوع پر سائنسی بنیادوں پر تحقیق و مطالعے اور تجزیے کی ضرورت باقی ہے۔ فاضل مرتب اگر اس کتاب کو دو مجموعوں میں تقسیم کرکے اس کا اشاریہ بنا دیتے تو افراد' تنظیمات اور موضوعات کی نشان دہی کے لیے اس کی افادیت میں مزید اضافہ ہو جاتا۔

دینی' سیاسی' انتظامی اور تدریسی رجالِ کار اس کتاب کی مدد سے قوم میں بیداری اور ہوش مندی کی ایک لہر اُٹھا سکتے ہیں' اگر وہ اسے پڑھیں اور اپنی غیرتِ دینی میں کوئی اُکساہٹ محسوس کریں تو۔ (سلیم منصور خالد)

کشورِ کسریٰ تا سونار دیس' ابوالامتیاز ع س مسلم۔ ناشر: القمر انٹرپرائزز' اُردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۲۰۰۔ قیمت: ۱۸۰ روپے۔

ایک: ۱۹۵۳ء کے کاروباری سفر ایران و عراق اور کویت کا ذکر' دوسرے: تیرھویں ایشیائی کانفرنس برائے پسماندگان'' (ڈھاکہ ۱۹۹۷ء) کے سفر کا تذکرہ۔

سفر ''وسیلۂ ظفر'' تو عموماً ہوتا ہی ہے' ع س مسلم کے لیے سفر ہمیشہ ''چشم کشا'' بھی رہا۔ چنانچہ ایک بابصیرت سیاح' قاری کو بھی اپنے مشاہدے میں یوں شامل کرتا ہے کہ وہ قاری کی